کتاب مقدس، عہد نامہ جدید اور عائلی زندگی

The Holy Book, New Testament and Family Life

عفیفہ رشید*

سید نعیم بادشاہ بخاری**

Abstract

In both Judaism and Christianity, there is enough material and guidance about marital and family life. However, both religions agree that the status of women is inferior as compared to her male counterpart. Similalrly, both religions are unanimous that if there is any hurdle in the way of a male's spiritual success, it is none else but the female.

Prior to Islam, the physical/sexual relationship between male and female was considered to be a hurdle in the spiritual success. Therefore, rahbaniyyah or seclusion as well as abstinence from married life was considered the road to spiritual development.

Marriage is an important issue which has a special status in the spiritual progress of a person. However, there are no clear directives about this fact in Christianity. It should come as a surprise that the most dominant and prevalent religion in the developed world (i.e. Christianity) does not provide clear and sufficient guidance about the institution of marriage. This is a fact which is accepted by none else but the Christian scholars themselves.

In this article, we investigate marriage or family life in light of the New Testament.

* ایم فل اسکالر، شعبہ اسلامیات، زرعی یونیورسٹی پشاور

** سپر وائزر / چیئرمین، شعبہ اسلامیات، زرعی یونیورسٹی پشاور

یہودیت اور عیسائیت دونوں ایسی مذاہب ہیں جس طرح یہودیت میں عائلی زندگی سے متعلق مواد ملتا ہے۔ اسی طرح عیسائیت میں بھی جا بجا عائلی زندگی سے متعلق بہت کچھ پایا جاتا ہے۔ البتہ دونوں مذاہب میں ایک قدرے اشتراک ہے کہ دونوں میں عورت کی حیثیت مرد کے مقابلے میں خاصا کم ہے اور مرد کے روحانی ترقی میں اگر کوئی مانع اور حائل ہو سکتی ہے تو وہ عورت کی ذات ہے۔

جیسا کہ سید سلیمان ندویؒ تحریر فرماتے ہیں:

"اسلام سے پہلے جو اخلاقی مذاہب تھے۔ ان سب میں مرد اور عورت کے ازدواجی تعلقات کو اخلاقی ترقی کی راہ میں حائل سمجھا جاتا تھا۔ عیسائی مذہب میں رہبانیت اور ازدواجی زندگی سے گریز کو ہی روحانی ترقی کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا"۔[1]

شادی ایک اہم دینی مسئلہ ہے اور دین ترقی میں اس کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے مگر عیسائیت میں اس کے بارے میں کوئی واضح امکانات موجود نہیں۔ اس بات کا اعتراب عیسائی محققین نے کیا۔

"دنیا کے ایک نہایت مشہور اور ترقی یافتہ قوموں کے اختیار کردہ مذہب عیسائیت میں آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ شادی جیسی اہم ضرورت کے بارے میں کوئی واضح ہدایت نہیں دی گئی۔ اس حقیقت کا اعتراف کسی اور نے نہیں بلکہ خود ایک عیسائی محقق نے کیا ہے"۔[2]

شادی ایک فطری چیز ہے:

اگر عیسائیت کے مزاج کو سامنے رکھا جائے تو معلوم ہوتا کہ ایک طرف تو لوگوں کو تجرد کی طرف مائل کیا جاتا ہے اور شادی سے پرہیز کو کہا جاتا ہے لیکن دوسری طرف امر مجبوری اجازت بھی دیتا ہے جیسے بائبل کی روایت ہے:

"مرد کے لئے اچھا ہے کہ وہ عورت کو نہ چھوئے لیکن حرام کاری کے اندیشہ سے ہر مرد اپنی بیوی اور عورت اپنا شوہر رکھے"۔[3]

عیسائیت میں مرد کامل کی پہچان یہی کہ شادی اور ازدواجی تعلقات سے بچتا ہو، اور یہی ایسا مرد جو اپنے آپ کو تجرد میں رکھے اور عمر بھر شادی نہ کرکے وہ ایک بلند اخلاق و کردار کا حامل شخصیت تصور کیا جاتا ہے اور تمام اوصاف اور جزائیں اسی کے دامن میں سمیٹی جاتی ہے۔ اس پر قانون پر سید مودودیؒ تبصرہ کرتے ہیں:

"لوگ ازدواج سے پرہیز کرنے کو تقویٰ اور تقدس اور بلند اخلاق کی علامت سمجھنے لگے، پاک مذہبی زندگی بسر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یا تو آدمی نکاح نہ کرے اگر نکاح کر لے تو میاں اور بیوی ایک دوسرے سے زن و شوہر کا تعلق نہ رکھیں"۔[4]

اسی طرح مسلم بی اے تحریر فرماتے ہیں:

"مسیحیت میں تجرد کی زندگی گزارنے والا بابرکت تھا اور جو شادی کرتا وہ اپنی روح کو خباثتوں اور الائشوں میں ملوث کرتا تھا"۔[5]

عیسائی مذہب میں زوجین کا آپس میں ایک مستحسن قدم نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کی بیخ کنی کی جاتی ہے لوگو کو اس کے خلاف اکسایا جاتا ہے اور اس سے بچنے کی تلقین کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ ابو الاعلیٰ مودودی رقمطراز ہیں:

"عورت اور مرد کا صنفی تعلق بجائے خود ایک نجاست اور قابل اعتراض چیز ہے خوہ وہ نکاح کی صورت میں ہی کیوں نہ ہو۔ اخلاق کا یہ راہبانہ تصور پہلے سے اشراقی فلسفہ کے زیر اثر مغرب میں جڑ پکڑ رہا تھا۔ مسیحیت نے آکر اسے حد تک پہنچایا۔ اب تجرد اور شیز گی بلند اخلاقی اقدار قرار پائی اور تاہل کی زندگی اخلاقی اعتبار سے لیت اور ذلیل سمجھی جانے لگے"۔[6]

عیسائیت میں نکاح کے مراحل:

عمومی طور پر نکاح کے دو مراحل ہوا کرتے ہیں۔ ایک منگنی اور دوسرا نکاح رخصتی۔ عیسائیت میں لڑکی کی انتخاب کا ذمہ والدین کے سر پر ہوتا ہے۔ وہی لڑکی کا انتخاب کرتے ہیں اور اسی منگنی کے رسم ورواج کو ادا کرتے ہیں۔ اور اگر والدین نہ ہو تو یہ کام گھر کا دوسرا آدمی کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ہاجرہ نے حضرت

اسماعیل کے لئے رشتہ ڈھونڈا۔

"اور وہ ناران کے بیاباں میں رہتا تھا اور اس کی ماں نے ملکِ مصر سے اس کے لئے بیوی لی"۔[7]

اسی طرح ایک اور روایت میں کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے نوکر کو بیٹے کے لئے بیوی تلاش کرنے کا کام سونپا۔ چنانچہ بائبل میں ہے:

"اور ابرہام نے اپنے گھر کے سالخوردہ نوکر سے جو اس کی سب چیزوں کا مختار تھا کہا تو میرے وطن میں میرے رشتہ داروں کے پاس جا کر میرے بیٹے اسحاق کے لئے بیوی لائے گا"۔[8]

دلہا کا خود دلہن کا انتخاب:

اصل میں تو والدین کی ذمہ داری ہوتی ہے اور اگر وہ خود انتظام کر سکے تو کسی اور کے ذمے لگایا جاتا ہے تاہم اگر لڑکا خود کسی لڑکی کا انتخاب کرتے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔ جیسا کہ بائبل کی روایت ہے؛

"بیٹے نے اپنے باپ حمور سے کہا کہ اس لڑکی کو میرے لئے بیاہ لا دے"۔[9]

منگنی کا رسم اور عیسائیت:

منگی کے رسم کے وقت مذہبی عالم کتاب مقدس سے کچھ آیاتیں پڑھتا ہے اور اس کے بعد باقی رسوم ادا کی جاتی ہیں۔ اس کی تفصیل پادری صابر صادق یوں بیان کرتے ہیں:

"آخر ہم اس جگہ خدا اور ان گواہوں کے روبرو حاضر ہوئے ہیں کہ ایک نئے خاندان کی بنیاد ڈالیں۔ اس وقت ہم اس موقع کو یاد کرتے ہیں، جب ابراھم کا وفادار خادم الیفرر اسحاق کے لئے بیوی کی تلاش میں نکلا اور خدا کی مدد اور فضل سے اپنے لوگوں میں سے اس کے لئے ایک دیندار بیوی تلاش کر کے لایا۔ یہاں سے ظاہر ہے کہ اس سے بیشتر ربقہ اپنے گھر سے جدا ہوئی اس کی منگنی کی رسم ادا کی گئی۔ لہذا ہم بھی جمع ہوئے ہیں کہ اس رسم کو ادا کریں۔ میں خدا کا خادم ہوتے ہوئے دونوں کو (جن کے درمیان منگنی ہو) نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کے کلام کی ان باتوں کو جو میں پڑھ کر سنائیں اپنے دل میں جگہ دو۔ تم یقین کرو کہ خدا ہی گھر نہ بنائے تو ہماری کوشش بے فائدہ ہے۔ بڑے خوف سے اس کام میں ہاتھ لگاؤ۔ اس نیک کام میں محبت کو اول درجہ دیں اور نیک

کاموں کے کرنے میں ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔ خدا سے درتے اور کانپتے ہوئے اس کام میں ہاتھ لگاؤ اور دعا کرو کہ تم دونوں کو ایسی سمجھ بخشے کہ تم خاندانی ذمہ داری کو بخوبی محسوس کر کے نہایت پاکیزگی سے اس کام کو سرانجام دے سکو"۔[10]

منگنی کی وقت کی دعائیں:

تقریب منگنی میں مذہبی علماء اس کے درمیان اور تمام شریک ازاد دعا مانگتے ہیں اور زوجین وفادی کا عہد کرتے ہیں۔ اس کی تفصیل صابر صادق یوں لکھتے ہیں:

"خداوند تیرا شکر ہو کہ تیری حضوری کو ہم نے قانائے گلیل کی شادی کی تقریب کی طرح محسوس کیا اور ہر ایک کام میں تجھے بہت نزدیک پایا، ان نعمتوں کے لئے تیرا شکر ہو تو نے ہر کام پایہ تکمیل تک پہنچایا اور اور ہماری خوشیوں کو دوبالا کیا۔ ہم ان کی آئندہ زندگی تیرے ہاتھوں میں سونپتے ہیں۔ ان کو اپنی برکات سے مالا مال کر کہ ان کی برادری اور مساوات قائم رہیں۔ اے خداوند ہمیں تو نے ایک ہونے کے لئے بلایا ہے۔ بخشش کہ وہ ایمانداری اور پیار بھرے جذبات کے ساتھ ایک دوسرے سے وفا کرتے رہیں اور آج سے ایک دوسرے کے لئے مخصوص ہو جانے کے بعد انگوٹھی کے تبادلے کے عہد کو وفاداری سے نبائیں۔ ان کو برکت دے اور تمام ضروری فضائل انہیں بخش تا کہ ایک دن یہ دائمی طور پر ایک دوسرے کو اپنا سکیں۔ یہ ہمیشہ تجھ سے قوت اور برکت پاتے رہیں۔ ان کے مستقبل کو روشن اور تابناک بنا۔ ان کے خاندانوں میں بھی پیار اور محبت بڑھا اور انہیں ہمت بخش کہ وہ اپنے بیٹے اور بیٹی کی شادی کے لئے مسیحی ایمان، سچائیوں اور تعلیم کے مطابق تیاری کریں۔ یہ سب کچھ مانگتے ہیں تیرے بیٹے خداوند یسوع مسیح کے سپلے سے"۔[11]

منگنی کی پاسداری:

منگنی کی پاسداری عیسائیت ایسی ہی لازم اور ضروری ہے جیسے نکاح کا نبھانا جیسے شادی کا رشتہ پکا ہوتا ہے اسی طرح منگنی کے بعد بھی رشتہ مضبوط ہوتا ہے جیسا کہ اہل ناصر تحریر کرتے ہیں:

"جب کسی کی نسبت طے ہو جاتی تھی تو اس کی پابندی بھی اسی قدر لازمی ہو جاتی تھی، جس قدر کہ

شادی بیاہ کی اور اگر دلہن سے کوئی غیر اخلاقی حرکت سرزد ہو جاتی تو اسے زنا سمجھ کر شریعت کے مطابق اسے موت کی سزا دی جاتی تھی"۔[12]

اسی طرح بائبل کی روایت ہے:

"اگر کوئی کنواری لڑکی کسی شخص سے منسوب ہو گئی ہو اور کوئی دوسرا آدمی اسے شہر میں پا کر اس سے صحبت کرے تو تم ان دونوں کو اس شہر کے پھاٹک پر نکال لانا اور تم سنگسار کر دینا کہ وہ مر جائیں"۔[13]

نکاح میں عمر کی حد بندی:

بائبل کے روایت میں' نکاح کے لئے عمر کی کوئی حد بیان نہیں کی گئی ہے البتہ اگر مسیحی ممالک کے عائلی قوانین کو دیکھا کہ تو مختلف ممالک میں مختلف قسم کے قوانین رائج ہیں؛

"تمام مسیحی ممالک کے قوانین میں شادی کے لئے کم سے کم عمر کا تعین کر دیا گیا ہے۔ رومن لا میں دلہا کے لئے عمر ۱۴ سال اور دلہن کے لئے ۱۲ سال مقرر کی گئی تھی۔ جس کی چرچ نے منظوری دے دی تھی۔ برطانیہ، امریکہ، سپین، پرتگال، یونان، میکسیکو، چلی اور امریکہ کے متعدد رومن کیتھولک ملکوں میں یہ قانونی دفعہ نافذ چلی آرہی ہے۔ اسٹریلیا میں مرد اور عورت کے لئے شادی کے وقت ۱۴ سال عمر، سربیا اور کاکیشیا میں مردوں کے لئے ۱۵ سال اور عورت کی شدی کی عمر ۱۳ سال، برازیل، شمالی کیرولینا اور ٹیکساس، جارجیا اور الینا میں مرد کے لئے ۱۷ سال اور عورت کے لئے ۱۴ سال، پیرو میں ۱۸ سال اور ۱۴ سال مقرر ہے۔ فرانس، بلجیئم، اٹلی، رومانیہ، کیلی فورنیا، مینٹوٹا، نیو میکسیکو، آریگن اور وسکانس میں مردوں کے لئے ۱۸ سال اور عورتوں کے لئے ۱۰ سال، روس، پالینڈ، انڈیانا، مڑنی گن، مونٹانا، براسکا، ہنوز، اوپائیوں اور ویومنگ میں مردوں کے لئے ۱۸ سال اور عورتوں کے لئے ۱۶ سال مقرر ہے۔ سوئزرلینڈ میں مرد ۲۰ سال اور عورت ۱۸ سال کی معر میں شادی کر سکتے ہیں۔ جرمنی میں مرد کے لئے شادی کی عمر ۲۱ سال اور عورت کے لئے ۱۶ سال عمر مقرر ہے۔ سویڈن میں مرد کی عمر ۲۱ سال اور عورت کے لئے ۱۸ سال مقرر کی گئی ہے"۔[14]

شادی کے لئے والدین کی مرضی:

یہودیت اور عیسائیت میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔

لباس دلہن و دلہا:

شادی کے موقع پر دلہن اور دلہا کے لئے خوبصورت لباس کا پہننا مستحسن عمل ہے مگر کوئی خاص قسم کا لباس ضروری ہے لیکن آج کل عیسائی دنیا میں سفید لباس کو دلہن کے لئے لازم قرار دیا ہے۔ چنانچہ اب ایس خیر اللہ لکھتے ہیں:

"دلہن کے لباس میں سونے چاندی کے تاروں کا کام اور کپڑے پر خوبصورت کشیدہ کاری ہوتی تھی، وہ زیور سے آراستہ ہوئی تھی وہ ایک خوبصورت سینہ بند پہنے ہوئی تھی"۔[15]

دلہا اور سہرا:

عیسائیت میں دلہا کے لئے سر پہ سہرا رکھنا بھی ایک اچھی بات سمجھی جاتی ہے۔ چنانچہ کتاب مقدس میں ہے:

"میں خداوند سے بہت شادمان ہوں گا۔ میری جان میرے خدا میں مسرور ہو گی کیونکہ اس نے مجھے نجات کے کپڑے پہنائے۔ اس نے راست بازی کے خلعت سے مجھے ملتبس کیا جیسے دلہا سہرے سے اپنے آپ کو اراستہ کرتا ہے اور دلہن اپنے زیوروں سے اپنا سنگار کرتی ہے"۔[16]

بارات کا رسم:

مذہب میں عیسائیت میں بارات کا رسم ملتا ہے کہ دلہا ساتھیوں سمیت دلہن کے گھر آتا ہے اور وہاں پر کھانا وغیرہ کھا کر آخر میں دلہن سمیت واپس جاتا ہے اور راستے میں گانے وغیرہ کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ کتاب مقدس میں ہے:

"یسوع ان سے کہا؛ کیا باراتی جب تک دلہا اس کے ساتھ ہے ماتم کر سکتے ہیں؟ مگر وہ دن آئینگے کہ دلہا ان سے جدا کیا جائے گا"۔[17]

رخصتی کا ذکر:

بارات سے لے کر رخصتی کے تمام سفر کو پادری ایل ناصریوں بیان کرتے ہیں؛

"پہلے سے مقررہ وقت پر دلہا شادی کا لباس پہن براتیوں کے ہمراہ دلہن کے گھر آتا تھا[18]. دلہن کی سہیلیاں جن ذکر دس کنواریوں کی تمثیل میں بھی آیا ہے[19]. خوبصورت شاکیں پہن کر اور ہاتھوں میں مشعلیں لے کر دلہا کے استقبال کو نکلتی تھیں۔ گھر کے صدر دروازے پر دلہن عروسی لباس پہنے ہوئے دلہا کا استقبال کر تھی۔ پھر دلہن کی سہیلیاں اور دلہا کے براتی خوشی اور شادمانی کی آواز کے ساتھ اور دلہنے اور دلہن کی آواز کے ساتھ واپس دلہا کے گھر جاتے تھے۔[20]. ابتدائی زمانوں میں بیاہ شادی کی ضیافتیں کافی عرصے تک جاری رہتی تھی مثلاً سمیون کی شادی کی ضافتیں ایک ہفتے تک جاری رہی تھیں۔[21] بائبل میں شادی کی رسوم کے بارے میں کوئی واضح بیان موجود نہیں ہے سوائے اس کے دلہن کا باپ یا کوئی دیگر بزرگ آدمی اپنی برکات کے ساتھ دلہن کو دلہا کے سپرد کر دیتا تھا۔[22]

منظم ازدواج:

کتاب مقدس کے متعدد روایات سے ایک اور کردار میں کے بارے میں رہنمائی ملتی ہے کہ شادی کے سارے انتظامات ایک آدمی کرتا ہے جو دلہا کا عموماً دوست ہوا کرتا ہے۔ وہی کھانے پینے اور لوگوں کی خاطر و مدارات کا خیال رکھتے ہیں جس کو رفیق یا شہ بالا کے نام سے تعبیر کرتے ہیں:

کتاب مقدس میں مذکور ہے:

"پر سمسون کی بیوی اس کے ایک رفیق کو جیسے سمسون نے دوست بنایا تھا دے دی گئی"۔[23]

ایک جگہ مذکور ہے:

"اور اس کے باپ نے کہا مجھ کو یقیناً یہ خیال ہوا کہ تجھے اس سے سخت نفرت ہو گئی ہے اس لئے میں اسے تیرے رفیق کو دے دیا"۔[24]

اعلان پر اعلان:

اعلان، پکار ایک منفرد اور امتیازی رسم ہے۔ جس میں لوگوں کے درمیان یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ فلاں کے درمیان شادی ہونے والی ہے، اسا اعلان کا ایک مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کو اس شادی پر کوئی

اعتراض ہے یا خوش نہیں ہے تو وہ شادی سے پہلے بتادے یا اگر کسی کو کوئی ایسی قانونی باب معلوم ہے جس کی وجہ سے اس سے اس لڑکی اور لڑکے کی شادی نہیں ہو سکتی تو وہ چرچ میں بیان دے تا کہ اس شادی کو روکا جا سکے۔ یہ اعلان ک، پکار کو شادی سے دو مرتبہ کرایا جاتا ہے۔ ایک تو شادی سے پہلے اور دوسرا شادی کے دن جیسا کہ ان کی کتاب میں مذکور ہے:

"یہ دونوں شخص جو اس وقت یہاں حاضر ہیں، نکاح کی پاک حالت میں شامل ہونے آئے ہیں، اس لئے اگر کوئی معقول سبب بتا سکتا ہے جس کے باعث وہ قانون کی رو سے نکاح نہیں کر سکتے تو وہ اب کہے ورنہ بعد میں اسکے ہمیشہ چپ رہے"۔[25]

ایجاب وقبول:

ایجاب وقبول جس طرح اور مذاہب میں نکاح کے اہم جزو شمار ہوتے ہیں عیسائیت میں بھی یہ لازمی اور ضروری رکن ہے۔ اسکے بغیر نکاح ممکن نہیں۔ چنانچہ پادری صابر صادق اپنی کتاب "گیت اور زبور برائے سیونتھ ایڈونٹسٹ کلیسا" میں لکھتے ہیں:

"نکاح کے دن اور وقت مقررہ پر جو حسب قانون نکاح کروانا چاہتے ہیں، مرد داہنے ہاتھ اور عورت س کے بائیں ہاتھ کھڑے ہوں"۔[26]

مرد سے وعدہ:

مرد سے اس بات کی اقرار لیتے ہیں کیا تم اس عورت کو اپنی منکوحہ بیوی ہونے کے لئے قبول کرتے ہو اور یہ وعدہ کرتے ہو کہ اس کے ساتھ خدا کی شریعت کے بموجب نکاح کی پاک حالت میں رہو گے؟ کیا تم بیماری اور تندرستی میں اسے پیار کرو گے؟ اسے تسلی دو گے؟ یہ اس کی عزت کرو گے؟ اور اس کو اپنے پاس سے جدا نہ کرو گے اور سب اوروں کو چھوڑ کر جب تک تم جیتے رہو، صرف اسی کے ساتھ رہو گے"۔[27]

عورت سے وعدہ:

عورت سے یوں کہا جاتا ہے:

"کیا تم اس مرد کو اپنا منکوحہ شوہر ہونے کے لئے قبول کرتی ہو؟ اور یہ وعدہ کرتی ہو کہ اس کے ساتھ خدا کی شریعت کے بموجب نکاح کی پاک حالت میں رہو گی، کیا تم بیماری تندرستی میں اسے پیار کرو گ؟ اس کی عزت کرو گی اور اس کو اپنے سے جدا نہ کرو گی اور سب اوروں کو چھوڑ کر جب تک تم دونوں جیتے ہو صرف اسی کے ساتھ رہو گی"۔[28]

انگوٹھی کی رسم:

دلہا دلہن سے اقرار لینے کے بعد انگوٹھی کی رسم ادا کی جاتی ہے اور یہ علامت ہے کہ کامل اتحاد واتفاق کی۔ چنانچہ آرچ بشپ لارنس سلڈانہ لکھتے ہیں:

"انگوٹھی جس طرح انگوٹھی کے دائرے کی کوئی حد نہیں اسی طرح انگوٹھی نئے جوڑے کے کل اتحاد کی علامت ہے اور اس عہد کی مستقل یاداشت ہے جو انہوں نے نکاح کے وقت باندھا ہے[29].

دامن پھیلانے کی رسم:

ایجاب وقبول اور نکاح کے بعد دلہا اپنے دامن کو دلہن کے اوپر پھیلانے میں اس بات کی علامت سمجھی جاتی ہے کہ یہ عورت پہلے والدین کی ذمہ داری میں تھی اور اب شوہر کی ذمہ وحفاظت میں ہے۔

کتاب مقدس میں ہے:

"پھر میں نے تیری طرف گزر کیا اور تجھ پر نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ تو عشق انگیز عمر کو پہنچ گئی ہے ۔پس میں نے اپنا دامن تجھ پر پھیلایا اور تیری برہنگی کو چھپایا اور قسم کھا کر تجھ سے عہد باندھا۔ خداوند فرماتا ہے ۔۔۔۔اور تو میری ہو گئی"۔[30]

ایک اور جگہ روایت ہے:

"تب اس نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں تیری لونڈی روبت ہوں۔ سو تو اپنی لونڈی پر دامن پھیلا دے کیونکہ تو نزدیک کا قرابتی ہے"۔[31]

برکت دینے کی رسم:

عیسائیت میں شادی کے رسوم میں سے ایک رسم برکت دینے کی رسم ہے۔ دراصل اس میں والدین اور دوست واحباب دلہن اور دلہا کے لئے دعا اور نیک تمناؤں کا اظہار آنے میں اور اس کو ان کی زبان میں اس کو برکت دینے کی رسم کہتے ہیں۔ جیسا کہ کتاب مقدس میں ہے:

"تب سب لوگوں نے جو پھاٹک پر تھے اور ان بزرگوں نے کہا کہ ہم گواہ ہیں۔ خداوند اس عورت کو جو تیرے گھر آئی ہے راخیل اور لیاہ کی مانند کرے اور جن دونوں نے اسرائیل کا گھر آباد کیا اور تو امراتہ میں تحیش و آخرین کا کام کرے اور بیت اللحم میں تیرا نام ہو اور تیرا گھر اس نسل سے جو خداوند تجھے اس عورت سے دے فارض کے گھر کی طرح ہے جو یہوواہ سے تم کو ہوا"۔[32]

اسی طرح ربقہ کی شادی کا ذکر بھی کرتا ہے:

"تب اپنوں نے اپنی بہن ربقہ اور اس کی دایہ امور ایام کے نوکر اور اس کے ادکیوی کو رخصت کیا اور انہوں نے ربقہ کو دعا دی اور اس سے کہا اے ہماری بہن تو کھول کر ماں ہو اور تیری نسل اپنے کیندر کھنے والوں کے پھاٹک کی مالک ہو"۔[33]

خطبہ نکاح:

عیسائیت میں خطبہ نکاح کا ذکر ملتا ہے۔ مگر نہ تو الفاظ اس کے لئے مخصوص ہے اور نہ فرض اور واجب ہے بلکہ مستحسن ہے۔ اسمیں پادری جو مناسب سمجھے دعائیں کرتا ہے:[34]

مہر کا مقرر کرنا:

مہر اور موہر دو لفظ عموماً استعمال کرتے ہیں۔ مہر سے مراد وہ رقم جو نکاح کے وقت دلہن کو دی جاتی ہے اور وہ تم جو الدین کو دی جائے موہر کہلاتا ہے۔

مہر والدین کا حق ہے؟

عیسائیت میں مہر کا ذکر ملتا ہے مگر بیوی مہر کی مالک نہیں ہوتی ہے بلکہ دلہن کے گھر والے اس کے مالک تصور ہوتے ہیں۔ جیسا کہ کتاب مقدس میں ہے؛

"سب تمہارے کہنے مطابق جتنا مہر اور جہیز تم مجھ سے طلب کرو دوں گا لیکن لڑکی کو مجھ سے بیاہ کر دو"۔[35]

اسی طرح ایک اور جگہ مذکور ہے:

"اگر کوئی کسی کنواری کو جس کی نسبت نہ ہوئی ہو، ٹھیلا کر اس سے مباشرت کرے تو وہ ضرور ہی اسے مہر دے کر اس سے بیاہ کرے۔ لیکن اگر اس کا باپ راضی نہ ہو تو اس لڑکی کو اسے دے تو وہ کنواریوں کے مہر کے موافق اسے مہر دے"۔[36]

مقدار مہر:

عیسائیت میں مہر کی مالیت کم از کم پچاس مثقال چاندی ہے جیسا کہ کتاب مقدس میں ہے:

"اگر کسی مرد کو کوئی کنواری لڑکی مل جائے جس کی نسبت نہ ہوئی ہو اور وہ اسے پکڑ کر اس سے صحبت کرے اور دونوں پکڑے جائیں تو وہ مرد جس نے اس سے صحبت کی ہو لڑکی کے باپ کو چاندی پچاس مثقال دے اور وہ لڑکی اس کی بیوی ہے کیونکہ اس نے اس سے حرمت کیا اور وہ اسے اپنی زندگی بھر طلاق نہ دینے پائے"۔[37]

کیا مہر ہر لڑکی کے لئے ہے؟

مہر کی مستحق صرف وہ عورت ہے جو پاکیزہ ہو لیکن اگر کسی عورت کا پردہ بکارت زائل ہوا ہو خوہ زنا یا شادسے تو وہ مہر کی مستحق نہیں۔ جیسا کہ کتاب مقدس میں ہے:

"اگر کوئی کسی کنواری کو جس کی نسبت نہ ہوئی ہو ٹھیلا کر اس سے مباشرت کر تو وہ ضرور۔۔۔۔ مہر دے"۔[38]

اس عبارت میں کنواری کی شرط لگائی گئی ہے اگر کنواری نہیں تو مہر بھی نہیں ہے۔

کیا مہر ضروری ہے؟

عیسائیت میں نکاح کے لئے مہر ضروری اور لازم نہیں بلکہ مہر کے بغیر بھی نکاح ہو سکتا ہے اور درست بھی ھےہ۔ جیسا کہ کتاب مقدس میں ہے:

"تب ساؤل نے کہا تم داؤد سے کہنا کہ بادشاہ مہر نہیں مانگتا"۔[39]

تعدد ازدواج اور عیسائیت:

اگر عیسائیت کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو یہ بات بدیہی سی معلوم ہوتی ہے کہ عیسائیت کی مذہبی کتاب کتاب مقدس ہے جو عہد نامہ قدیم اور جدید پر مشتمل ہے۔اور دونوں کے مجموعہ کو عیسائی الہی کتاب تصور کرتے ہیں۔ عہد نامہ قدیم میں سے بہت سی روایتیں اس بات پر دال ہیں کہ ایک سے زائد بیویاں مختلف انبیاء کرام اور بادشاہوں نے رکھی تھی۔ ان روایات کی بناء پر یہ کہنا بالکل درست ہے کہ عیسائیت میں تعدد ازدواج پر کوئی پابندی نہیں ہے جیسا کہ عیسائی محققین نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے۔ عیسائیت میں تعدد ازدواج پر کوئی پابندی نہیں ہے بلکہ یہ مفید اور قابل عمل چیز ہے۔ مشہور عیسائی فلسفی سر تامس مور نے خود تعدد ازدواج کو جائز قرار دے کر اس کو فائدہ مند قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"مرد کے لئے ایک سے زیادہ عورتوں کو مباح کر دیا جائے۔ یہی ایک دوا ہے جو تمام مہلک امراض کے حق میں تریاق ہے اور یہی وہ تیر بہدف نسخہ ہے جو سوسائٹی کے زہریلے جراثیم کو تباہ کر دیتا ہے۔ یورپ میں سب سے بڑی بیماری اور متعددی بلا یہ ہے کہ یہاں کے مردوں نے محض ایک عورت پر اکتفا کر لیا ہے۔ یہی وہ تجدید ہے جس نے موجودہ زمانے میں ہماری لڑکیوں کو مردوں کے ساتھ ناجائز تعلقات پیدا کرنے اور بر سر بازار اور فحش کاری کرنے، یہ کہ دنیا بھر کی برائیوں اور مہلک بیماریوں کا شکار بننے کے لئے آمادہ کیا ہے"۔[40]

بیوہ کا نکاح ثانی:

عیسائی قانون میں اگر کسی عورت کا شوہر انتقال کر جائے تو دوبارہ ان کو نکاح کی اجازت دی گئی ہے اور اس پر کوئی پابندی نہیں ہے جیسا کہ کتاب مقدس میں ہے:

"جب تک عورت کا شوہر جیتا ہے وہ اس کی پابند ہے، پر جب اس کا شوہر مر جائے تو جس سے چاہے وہ بیاہ کر سکتی ہے"۔[41]

ایک اور جگہ استثناء میں ہے:

"چنانچہ جس عورت کا شوہر موجود ہے وہ شریعت کے موافق اپنے شوہر کی زندگی تک اس کے بند میں ہے لیکن اگر شوہر مر گیا تو وہ شوہر سے چھوٹ گئی۔ اگر شوہر کے جیتے جی دوسرے مرد کی ہو جائے گی تو زانیہ کہلائے گی لیکن اگر شوہر مر جائے تو اس شریعت سے آزاد ہے یہاں تک کہ اگر دوسرے مرد کی ہو بھی جائے تو زانیہ نہیں ٹھہرے گی"۔[42]

بیوہ کا نکاح دوسرا کس سے؟

کتاب مقدس سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ بیوہ کا نکاح صرف اور صرف دیور سے ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور سے نہیں اور اس کی مکمل تفصیل یوں کتاب مقدس میں موجود ہے:

"اگر کئی مل کر ساتھ رہتے ہوں اور ایک ان میں سے باولاد مر جائے تو اس مرحوم کی بیوی کسی اجنبی سے بیاہ نہ کرے بلکہ اس کے شوہر کا بھائی اس کے پاس جا کر اسے اپنی بیوی بنا لے اور شوہر کے بھائی کا جو حق ہے وہ اس کے ساتھ ادا کرے اور اس عورت کے جو پہلا بچہ ہو وہ اس آدمی کے مرحوم بھائی کے نام کا کہلائے تا کہ اس کا نام اسرائیل میں مٹ نہ جائے اور اگر وہ آدمی اپنی بھاوج سے بیاہ نہ کرنا چاہے تو اس کی بھاوج پھاٹک پر بزرگوں کے پاس جائے اور کہے میرا دیور اسرائیل میں اپنے بھائی کا نام بحال رکھنے سے انکار کرتا ہے اور میرے ساتھ دیور کا حق ادا کرنا نہیں چاہتا۔ تب اس کے شہر کے بزرگ اس آدمی کو بلوا کر سمجھائیں اور اگر وہ اپنی بات پر قائم رہے اور کہے کہ مجھ کو اس سے بیاہ کرنا منظور نہیں ہے۔ تو اس کی بھاوج بزرگوں کے سامنے اس کے پاس جا کر اس کے پاؤں سے جوتی اتارے اور اس کے منہ پر تھوک دے اور یہ کہے کہ جو آدمی اپنے بھائی کا گھر آباد نہ کرے اس سے ایسا ہی کیا جائے گا۔ تب اسرائیلیوں میں اس کا نام پڑ جائے گا کہ یہ اس شخص کا گھر ہے جس کی جوتی اتاری گئی تھی"۔[43]

طلاق یافتہ عورت کا نکاح:

عیسائیت میں بیوہ کا نکاح تو ہو سکتا ہے لیکن اگر کسی خاتون کو اس کے شوہر نے طلاق دی یا اس نے اور شادی کر لی یا اس عورت نے کسی دوسرے مرد سے شادی کی۔ تو ان تمام صورتوں میں وہ نکاح ٹھیک نہیں بلکہ زنا شمار ہو گا۔

چنانچہ مختلف روایات اس سلسلے میں درج کی جاتی ہے:

کتاب مقدس میں ہے:

"لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے وہ اس سے زنا کراتا ہے اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے[44].

زانی کی سزا:

مذاہب کی تاریخ کو اگر دیکھا جائے تو یہ بات قدر مشترک نظر آتی ہے کہ بغیر نکاح کے تعلقات ہر مذہب میں ناپسندیدہ ہے۔ اور اس کو معاشرہ اخلاقاً، شریعتاً اور قانوناً ناجائز تصور کیا جاتا ہے۔ معاشرتی کے خرابی کا اصل سبب زنا کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ معاشرتی کے خرابی کا اصل سبب زنا کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ لہذا پھر مذہب نے اس کا سر تاب کیا ہے اور اس پر پابندی اور سزا مقرر کی ہے۔ چنانچہ عیسائیت میں زنا کی سزا رجم ہے ہر صورت میں خواہ شادی شدہ ہو یا نہ ہو۔ چنانچہ کتاب مقدس میں ہے:

"اگر کوئی مرد کسی شوہر والی عورت سے زنا کرتے پکڑا جائے تو وہ دونوں مار ڈالے جائیں یعنی وہ مرد بھی جس نے اس عورت سے صحبت کی اور وہ عورت بھی"۔[45]

ایک دوسری جگہ مذکور ہے:

"اگر کوئی کنواری لڑکی کسی شخص سے منسوب ہوگئی ہو اور کوئی دوسرا آدمی اسے میں پا کر اس سے صحبت کرے تو تم دونوں کو اس شہر کے پھاٹک پر نکال لانا اور ان کو سنگسار کر دینا کہ وہ مر جائیں"۔[46]

زنا بالجبر کی سزا:

زبردستی زنا کی صورت میں زبردستی کرنے والا گنہگار اور دوسرا نہیں۔ کتاب مقدس میں ہے؛

"اگر اس آدمی کو وہی لڑکی جس کی نسبت ہو چکی ہو کسی میدان یا کھیت میں مل جائے اور وہ آدمی جبراً اس سے صحبت کرے تو فقط وہ آدمی ہی جس نے صحبت کی مار ڈالا جائے پر اس لڑکی سے کچھ نہ کرنا"۔[47]

حواشی

[1](سیرت النبی، سید سلیمان ندوی، جلد ۴، ص ۲۴۸)

[2](اسلام اور عورت، عبد القیوم ندوی، ص ۲۲)

[3](کرنتھیوں باب ۷ : ۳ : ۲، ص ۱۵۷)

[4](پردہ، سید ابو الاعلیٰ مودودی، ص ۲۶)

[5](خواتین ملت، مسلم بی اے، ص ۲۹)

[6](پردہ، ص ۲۵)

[7](پیدائش، باب ۲۱ : ۱۲، ص ۲)

[8](پیدائش، باب ۱۲ : ۱۲، ص ۲۲)

[9](پیدائش باب، ۳۴ : ۳۵، ص ۲۶)

[10](سیونتھ دے اید کسٹ کلیسا، ص ۳۰۷، ۳۰۸)

[11](خاندانی عبادت، ص ٦٦)

[12](بائبل کے زمانے کے رسوم و دستور، ص ۱۵۰)

[13](استثناء، باب ۲۲ : ۲۴، ص ۱۸۷)

[14](شادی کی تاریخ، ص ۱۰۷)

[15](زبور ۴۵ : ۱۴، ۱۳، یسعیاہ ٦١ : ١)

[16](خاندانی عبادت، ص ٦٠، ٦٦)

[17](متی، باب ۹ : ۱۵، ص ۱۲)

[18](متی ۹ : ۱۵)

[19](متی ۲۵ : ۱)

[20](یرمیاہ ۷ : ۳۴)

[21](قضاۃ ۱۴ : ۱۲)

[22](پیدائش ۲۴ : ۰۹ : ٦٠)(بائبل کے زمانے کے رسوم و دستور، ۱۵۰، ۱۵۱)

[23](قضاۃ، باب ۱۴ : ۲۰، ص ۵٦٠)

[24](قضاۃ، باب ۱۵ : ۲، ص ۲۵٦)

25(گیت اور زبور برائے سنو نتوڈے ایڈونٹسٹ کلیسا، ص۳۰۹)

26("گیت اور زبور برائے سیونتھ ایڈونٹسٹ کلیسا، ص۳۰)

27(ایضاً، ص۲۸۰)

28(ایضاً، ص۳۱۰)

29۔(خاندانی عبادت، ص۱۰۰)

30(حزقیل ایل باب۱۶ : ۸، ص۷۹۰)

31(روت، باب۳ : ۹، ص۲۵۷)

32(روت، باب۱۶ : ۸، ص۷۹۰)

33(پیدائش، باب۳۵: ۵۹، ص۲۴)

34("گیت اور زبور برائے سیونتھ ایڈونٹسٹ کلیسا، ص۳۰۹۔۳۱۰)

35(پیدائش باب۳۴: ۱۲، ص۳۵)

36(خروج، باب۲۲: ۱۶، ص۷۴)

37(استثناء، باب ۲۲ : ۲۸،۲۹، ص۱۸۸)

38(خروج۲۲: ۱۶، ص۷۴)

39(سموئیل، باب۱۸ : ۲۵، ص۲۷۹)

40(عورت انسانیت کے آئینہ میں، ص۱۷۷،۱۷۸)

41(رومیوں، باب۷ : ۲: ۳، ص۱۴۵)

42(استثناء، باب۷: ۵: ۲، ص۱۹۰)

43(متی، باب۵ : ۳۲، ص۸)

44" (مرقس، باب۱۰: ۱۲،۱۱، ص۴۴، متی باب۱۹: ۹، ص۲۳، لوقا، باب۱۶: ۱۸، ص۷۱، استثناء، باب۲۲: ۲۲، ص۱۸۷)

45(استثناء، باب ۲۲ : ۲۲، ص۱۸۷)

46(استثناء، باب۲۲ : ۲۲، ص۱۸۷)

47(استثناء، باب ۲۲ : ۲۸، ص۱۸۸)